رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
روزنامہ
الفضل
پاکستان لاہور
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱ر
جلد ۱ | ۷ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

قادیان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قادیان اس وقت ہندوستان یونین کی دیانتداری کی آزمائش کا محل بنا ہوا ہے۔ قادیان احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں اس کے پورے طور پر فرمانبردار اور مددگار رہیں۔ جب ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی احمدیہ جماعت ہمیشہ حکومت کے ساتھ تعاون کرتی تھی۔ گو مناسب طریق پر اس کی غلطیوں سے اسے آگاہ بھی کرتی رہتی تھی۔ بعض لوگ جماعت احمدیہ کے اس طریق پر اعتراض کرتے تھے اور اسے انگریزوں کا خوشامدی قرار دیتے تھے۔ جماعت احمدیہ اس کے جواب میں ہمیشہ یہی کہتی تھی۔ کہ ہم صرف انگریزوں کے فرمانبردار نہیں بلکہ افغانستان میں افغانی حکومت کے اور عرب میں عربی حکومت کے۔ مصر میں مصری حکومت کے اور اسی طرح دوسرے ممالک میں ان کی حکومتوں کے فرمانبردار اور مددگار رہیں۔ ہمارے نزدیک دنیا کا امن بغیر اس کے قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ کہ ہر حکومت میں بسنے والے لوگ اس کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اس کے مددگار رہیں پچھلے پچاس سال میں جماعت احمدیہ نے اس تعلیم پر عمل کیا ہے اور آئندہ بھی وہ اسی تعلیم پر عمل کرے گی۔ جب ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور اس میں ہندوستان یونین اور پاکستان قائم ہوئے تو اس وقت بھی جماعت احمدیہ نے اعلان کیا کہ ہندوستان یونین میں رہنے والے احمدی ہندوستان یونین کی پوری طرح اطاعت کریں گے۔ اور پاکستان میں رہنے والے احمدی پاکستان حکومت کے متعلق جانثاری اور اطاعت سے کام لیں گے۔ پاکستان حکومت نے تو ان کے اس اعلان کی قدر کی۔ اور اچھے شہریوں کی طرح اس سے برتاؤ کیا۔ لیکن ہندوستان یونین نے ان کے اس اعلان کی ذرا بھی قدر نہیں کی۔ اور ۱۶ اگست کے بعد پہلے قادیان کے اردگرد اور پھر قادیان میں وہ فساد مچوایا کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ ایک ایک کر کے احمدی گاؤں کو برباد کیا گیا۔ اور جنہوں نے دفاع کی کوشش کی۔ ان کو پولیس اور ملٹری نے گولیوں سے مارا۔ جب قادیان کے اردگرد گاؤں ختم ہو گئے تو پھر قادیان پر حملہ شروع ہوا۔ احمدی جماعت کے معززین یکے بعد دیگرے گرفتار ہونے شروع ہوئے قتل ڈاکے اور خونریزی کے الزام میں۔ گویا وہ جماعت جس نے اپنی طاقت اور قوت کے زمانہ میں قادیان کے رہنے والے کمزور اور قلیل التعداد ہندوؤں اور سکھوں کو کبھی تھپڑ بھی نہیں مارا تھا۔ اس نے تمام علاقہ کے مسلمانوں سے خالی ہو جانے کے بعد اور سکھ پولیس اور ہندو ملٹری کے آ جانے کے بعد ان علاقوں میں نکل کر جن میں کوئی مسلمان نہ دن کو جا سکتا تھا نہ رات کو ڈاکے مارے اور قتل کئے۔ اور یہ ڈاکے اور قتل بھی ان لوگوں نے کئے جو جماعت کے چوٹی کے آدمی تھے۔ جن میں سے بعض ساٹھ سال کی عمر کے تھے۔ مرکزی نظام کے سیکرٹری تھے۔ اور یونیورسٹیوں کے گریجوایٹ تھے۔ گویا احمدیہ جماعت جو اپنی عقل اور دانائی میں دنیا بھر میں مشہور تھی۔ اس وقت اس کی عقل کا دیوالہ نکل گیا۔ اور سکھ اور ہندو ملٹری کے آنے کے بعد اس نے اپنے مرکزی کارکنوں کو زمیندار سکھوں کو مارنے کے لئے باہر بھیجنا شروع کر دیا۔ اور اس کے گریجوایٹ مبلغ ڈاکے مارنے کے لئے نکل پڑے۔ شاید پاگل خانہ کے ساکن تو اس کہانی کو مان لیں۔ مگر عقلمند لوگ ان باتوں کو قبول نہیں کر سکتے۔ شاید ہندوستان یونین کے افسر یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ دنیا ان کی ہر بے وقوفی کی بات مان لے گی۔ یا شاید وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کے سوا باقی ساری دنیا جاہل یا مجنون ہے۔ ہندوستان یونین کے وزراء نے بار بار یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کسی مسلمان کو اپنے ملک سے نکل جانے پر مجبور نہیں کرتے۔ لیکن قادیان کی مثال موجود ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو ہندوستان یونین میں رہنے پر راضی ہی نہیں بلکہ مصر ہیں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر پولیس اور ملٹری کے زور سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے قادیان کے متعلق ہندوستان یونین دنیا کو کیا جواب دے گی۔ کیا وہ یہ کہے گی۔ کہ یہ لوگ اپنے مقدس مذہبی مقام کو چھوڑ کر جا رہے تھے۔ ہم نے ان کو روکا نہیں۔ یا وہ یہ کہے گی کہ ایک کیپٹن اور ایک پوری کمپنی ملٹری کی وہاں موجود تھی۔ اور اس کے علاوہ پولیس کا تھانہ بھی وہاں موجود تھا۔ جن کی رائفلوں کے علاوہ سٹین گن اور برین گن بھی موجود تھیں۔ مگر ان کے باوجود ہندوستان یونین ان سکھوں کے حملوں کو نہ روک سکی۔ جو قادیان پر حملہ کر رہے تھے۔ اور ان احمدیوں کو اپنے مکانات خالی کرنے پڑے۔ جن کے بڈھے ہی بقول ہندوستان یونین اس فتنہ کے زمانہ میں بھی آٹھ آٹھ دس دس میل باہر جا کر سکھوں کو مار رہے تھے۔ اور جن کے مبلغ اور گریجوایٹ اردگرد کے سکھوں کے دیہات پر جا کر ڈاکے مار رہے تھے۔ کیا دنیا کا کوئی شخص اسکو تسلیم کر سکے گا۔ کہ یہ باہر نکل نکل کر ڈاکے مارنے اور قتل کرنے والے لوگ ان سکھ جتھوں سے ڈر کر جن کے مالوں کو لوٹنے کے لئے وہ باہر جاتے تھے۔ اپنے مکان چھوڑ دیں گے۔ اور ملٹری اور پولیس بھی ان بہادر سکھوں کے مقابلہ میں بے کار ہو جائیگی جن کے گاؤں پر دو دو احمدی جا کر ڈاکہ مارنے کے قابل ہو سکے۔ اور جنہیں سلسلہ احمدیہ کے بڈھے سیکرٹری اردگرد کے علاقوں میں گولیوں کا نشانہ بناتے پھرتے تھے۔ ہر عقلمند انسان اس بات کو تسلیم کریگا کہ دونوں کہانیوں میں سے ایک کہانی جھوٹی ہے۔ اور یا پھر دونوں ہی جھوٹی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں کہانیاں ہی جھوٹی ہیں۔ آج ہندوستان یونین کے افسر حکومت کے نشہ میں اس قسم کے افتراء کو معقول قرار دے سکتے ہیں۔ مگر آئندہ زمانہ میں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مؤرخ ان کہانیوں کو دنیا کے بدترین جھوٹوں میں سے قرار دیں گے۔ احمدیہ جماعت قادیان میں بیٹھی ہے۔ اور اپنے عقائد کے مطابق بار بار حکومت کو کہہ چکی ہے۔ کہ ہم یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر تم ہمارا یہاں رہنا پسند نہیں کرتے۔ تو ہمیں حکم دے دو پھر ہم تمہارے اس حکم کے متعلق غور کر کے کوئی فیصلہ کریں گے۔ لیکن ہندوستان یونین کے افسر ایسا نہیں کرتے۔ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس سے ان کی ناک کٹ جائے گی۔ اور وہ دنیا میں ذلیل ہو جائیں گے۔ وہ گولیوں کی بوچھاڑوں اور پولیس اور ملٹری کی مدد سے بغیر کسی آئینی وجہ کی موجودگی کے ہمیں قادیان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ چند دن سے قادیان جانے والی لاریوں کو سڑک کی خرابی کے بہانہ سے روکا جا رہا ہے۔ لیکن اصل منشاء یہ ہے کہ دنیا سے قادیان کو کاٹ کر وہاں من مانی کارروائیاں کی جائیں چنانچہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو جبکہ سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر سے انتظامی معاملات کے متعلق فون پر بات کر رہے تھے انہیں یکدم قادیان کے فون کی آواز آئی۔ اور معلوم ہوا کہ قادیان کا کوئی شخص ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو فون کر رہا ہے وہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو یہ اطلاع دے رہا تھا کہ دو دن سے یہاں گولی چلائی جا رہی ہے۔ قادیان کے دو محلوں کو لوٹا جا چکا ہے اور ان محلوں کے احمدی سمٹ کر دوسرے محلوں میں چلے گئے ہیں۔ اور یہ گولی پولیس اور ملٹری کی طرف سے چلائی جا رہی ہے۔ اس خبر کے سننے کے بعد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے پوچھا کہ آپ نے یہ بات سنی۔ اب آپ کا کیا ارادہ ہے انہوں نے کہا ہمیں یہ تو اطلاع تھی۔ کہ بھینی پر سکھ حملہ کر رہے ہیں۔ مگر یہ اطلاع نہیں تھی کہ قادیان پر سکھ حملہ کر رہے ہیں۔ گویا بھینی میں انسان نہیں بستے۔ اور وہ ہندوستان یونین کے شہری نہیں۔ اور اس لئے بھینی میں مسلمانوں کا خون بالکل ارزاں ہے۔ اس پر ڈی سی سیالکوٹ نے کہا اب آپ کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ڈی سی گورداسپور نے جواب دیا کہ میں کل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو وہاں بھجواؤنگا۔ ڈی سی سیالکوٹ نے ان کو کہا یہ اس قسم کا اہم معاملہ ہے۔ کہ اس میں آپ کو خود جانا چاہیئے۔ آپ خود کیوں نہیں جاتے۔ انہوں نے کہا اچھا میں

خود ہی جاؤنگا۔ اس کے بعد قادیان سے فون پر حالات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اتفاقاً فون مل گیا۔ جو اکثر نہیں ملا کرتا۔ اس فون کے ذریعہ جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ کل تک ۱۵۰ آدمی مارا جا چکا ہے۔ جن میں سے دو آدمی مسجد کے اندر مارے گئے ہیں۔ احمدیہ کالج پر بھی پولیس اور ملٹری نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور دو احمدی محلے لٹوا دیئے ہیں۔ دارالانوار اور دارالرحمت دارالانوار میں سر ظفر اللہ خان کی کوٹھی بھی اور امام جماعت احمدیہ کا بیرونی گھر بھی لوٹا گیا ہے۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اب ان باتوں کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں احمدیہ جماعت کا یہ مسلک نہیں۔ کہ وہ حکومت سے ٹکر کھائے اگر سکھ جتھے ایک ایک احمدی کے مقابلہ میں سو سو سکھ بھی لائیں گے۔ تو قادیان کے احمدی ان کا مقابلہ کریں گے۔ اور آخر دم تک ان کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن جہاں جہاں پولیس اور ملٹری حملہ کرے گی۔ وہ ان سے لڑائی نہیں کریں گے۔ اپنی جگہ پر جمے رہنے کی کوشش کرینگے۔ مگر جس جگہ سے ملٹری اور پولیس ان کو زور سے نکال دیگی اس کو وہ خالی کر دیں گے۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیں گے۔ کہ ہندوستان یونین کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے۔ کہ جو ہندوستان یونین میں رہنا چاہے خوشی سے رہ سکتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو آپ لوگ اپنے آدمیوں کی جانیں کیوں خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ آپ قادیان کو فوراً خالی کر دیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم قادیان میں تین اصول کو مدنظر رکھ کر ٹھہرے ہوئے ہیں۔

اوّل۔ مومن کو خدا تعالیٰ کی مدد سے آخر وقت تک مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک ہم کو پکڑ کر نہیں نکالا جاتا۔ ہمیں کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کی مشیت اور خدا کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے احمدی وہاں ڈٹے رہینگے تاکہ خدا تعالیٰ کے سامنے ان پر یہ حجت نہ کی جائے۔ کہ خدا کی نصرت تو آ رہی تھی۔ تم نے اس سے پہلے کیوں مایوسی ظاہر کی۔

دوسرے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ احمدیوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان یونین کے دعووں کی آزمائش کریں گے۔ اور یہ حقیقت آشکارا کر کے

چھوڑیں گے۔ کہ جب وہ کہتے ہیں کہ کسی کو ہندوستان یونین سے جانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ تو وہ سچ کہتے ہیں یا جھوٹ۔ احمدی چاہتے ہیں کہ انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اور دنیا کو بھی معلوم ہو جائے کہ ہندوستان یونین کے وزراء جھوٹے ہیں یا سچے۔ بے شک احمدیوں کو وہاں ٹھہرے رہنے میں قربانی کرنی پڑے گی۔ لیکن ان کے وہاں ٹھہرے رہنے سے ایک عظیم الشان حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔ یا تو دنیا کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہندوستان یونین کے افسر نیک نیتی اور دیانتداری کے ساتھ اپنے ملک میں امن قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اور یا دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ وہ مونہہ سے کچھ اور کہتے تھے اور ان کے دلوں میں کچھ اور تھا۔ کیونکہ قادیان سے احمدیوں کا نکالا جانا ایک فوری واقعہ نہیں تھا۔ کہ جس کی اصلاح ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ قادیان پر حملہ ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ سے چلا آ رہا ہے اس کے علاوہ خود میں نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو سے باتیں کیں۔ اور ان کو اس طرف توجہ دلائی۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے مجھے یقین دلایا۔ کہ ہندوستان یونین ہرگز مسلمانوں کو [illegible] نکلنے پر مجبور نہیں کرتی۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ تین چار دنوں تک وہ فون اور تار کے راستے کھلوانے کی کوشش کرینگے اور دو ہفتہ تک قادیان کی ریل گاڑی کے جاری کروانے کی کوشش کریں گے۔ احمدیہ جماعت کا وفد سردار بلدیو سنگھ صاحب سے بھی ملا۔ اور انہوں نے اصلاح کی ذمہ داری لی۔ اور یہاں تک کہا کہ وہ خود قادیان جا کر ان معاملات کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ احمدیہ جماعت کے وفد نے ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش صاحب سے کراچی میں ملاقات کی۔ اور ان کو یہ واقعات بتائے۔ انہوں نے کہا میں نے ہندوستان یونین کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور دو تاریں اس کے متعلق دی ہیں۔ مگر مجھے جواب نہیں ملا۔ احمدیہ جماعت کا وفد اس عرصہ میں سردار سمپورن سنگھ صاحب ڈپٹی ہائی کمشنر ہندوستان یونین سے ملا اور متعدد بار ملا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ انہوں نے افسران کی توجہ کو اس طرف پھرایا ہے اور انہوں نے ایک خط بھی دکھایا۔ جو انہوں نے ڈاکٹر بھارگو صاحب وزیر اعظم مشرقی پنجاب اور سردار سورن سنگھ صاحب ہوم منسٹر

مشرقی پنجاب کو لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو گیا ہے۔ اب صرف قادیان باقی ہے یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اور احمدیہ جماعت کا مقدس مذہبی مرکز ہے۔ اسے تباہ کرنے میں مجھے کوئی حکمت نظر نہیں آتی۔ اگر اس کی حفاظت کی جائے تو یہ زیادہ معقول ہوگا۔ پھر ڈپٹی ہائی کمشنر کے مشورہ سے احمدیہ جماعت کا ایک وفد جالندھر گیا۔ اور ڈاکٹر بھارگو صاحب اور سردار سورن سنگھ صاحب سے ملا اور چوہدری لہری سنگھ صاحب سے ملا۔ ان لوگوں نے یقین دلایا کہ وہ احمدیہ جماعت کے مرکز کو ہندوستان یونین میں رہنے کو ایک اچھی بات سمجھتے ہیں۔ اچھی بات ہی نہیں بلکہ قابل فخر بات سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ فوراً اس معاملہ میں دخل دینگے۔ پھر اس بارہ میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھی متواتر تاریں دی گئیں مسٹر گاندھی کو بھی متواتر تاریں دی گئیں۔ بہت سے ممالک سے ہندوستان یونین کے وزراء کو تاریں آئیں۔ انگلستان کے نومسلموں کا وفد مسٹر ہینڈرسن سے جو ہندوستان کے معاملات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ملا۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے بھی اپنے بھائی کو تار دی۔ اس عرصہ میں قادیان کے بہادر باشندے انسانوں کے ڈر کو دل سے نکال کر پولیس ملٹری اور سکھ جتھوں کے مشترکہ حملوں کو برداشت کرتے چلے گئے۔ لیکن اس تمام لمبے زمانہ میں حکومت کی طرف سے کوئی قدم اصلاح کا نہیں اٹھایا گیا۔ [illegible] مقامات کی موجودگی میں ہندوستان یونین یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ ہمیں اصلاح کا موقعہ نہیں ملا

تیسرے اپنے مقدس مقامات کو یونہی چھوڑ دینا ایک گناہ کی بات ہے۔ جب تک تمام ممکن انسانی کوششیں اس کے بچانے کے لئے خرچ نہ کی جائیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کام میں احمدیہ جماعت کو بہت سی قربانی کرنی پڑیگی۔ اور بظاہر دنیا کو وہ بیکار نظر آئیگی۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے۔ حقیقت میں وہ بیکار نہیں ہوگی۔ وہ قربانی جو قادیان کے احمدی پیش کرینگے۔ وہ پاکستان کی جڑوں کو مضبوط کرنے میں کام آئیگی۔ اور اگر ہندوستان یونین نے اب بھی اپنا رویہ بدل لیا۔ تو اس کا یہ رویہ ایک پائدار صلح کی بنیاد رکھنے میں مد ہوگا۔ جماعت احمدیہ کمزور ہے وہ ایک علمی جماعت ہے وہ فوجی کاموں سے ناواقف ہے۔ لیکن وہ اسلام کی عزت قائم رکھنے کے لئے اپنے ناچیز خون کو پیش کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ ہمارے سینکڑوں عزیز بھاگتے ہوئے نہیں اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہوئے مارے گئے ہیں اور شاید اور بھی مارے جائیں کم سے کم لوکل حکام کی نیت یہی معلوم ہوتی ہے کہ سب کے سب مارے جائیں لیکن ہم خدا تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کریگا۔ اور ہمارے دلوں میں صبر اور ایمان بخشے گا۔ ہمارے مارے جانے والوں کی قربانیاں ضائع نہیں جائینگی۔ وہ ہندوستان میں اسلام کی جڑوں کو

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء

اخبار زمیندار پر حکومت کا عتاب

حکومت پنجاب نے اخبار زمیندار کی اشاعت چودہ دن کے لئے بند کر دی ہے۔ یہ اتنی سخت سزا ہے کہ اتنی سخت سزا شاید کوئی آزاد حکومت باغی سے باغی اخبار کو ہی دے تو دے، پاکستان آج ایک آزاد ملک ہے اور آج کی دنیا میں کوئی حکومت آزاد پریس کے بغیر زندہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ پریس کا حکومت کیساتھ کئی باتوں میں اختلاف نہ صرف قدرتی بات ہے بلکہ حکومت کی مشین کو ٹھیک رکھنے کے لئے از بس ضروری ہے۔ کیونکہ آزاد حکومت کے ارباب حل و عقد بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور جس طرح ایک انسان غلطی کر سکتا ہے اسی طرح انسانوں کا ایک گروہ خواہ وہ کتنا ہی عقلمندوں کا گروہ کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ کتنا ہی دیانتدار کیوں نہ ہو۔ غلطی کر سکتا ہے لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ ملکی پریس کو حکومت کی پالیسی کے خلاف باغیانہ انداز سے چلنا قابل تادیب نہیں ہے۔

اگر کوئی اخبار غداری کر رہا ہو۔ تو حکومت کا فرض ہے کہ ملک کے مفاد کے پیش نظر ایسے اخبار کی گوشمالی کرے ہم حکومت کے اس جائز حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی بشر نہیں جو اس حق کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ کسی اخبار کی غداری کے متعلق پہلے صحیح صحیح تعین کرنا بھی ضروری ہے بعض وقت حکومت کو اخبار کی نیت کے سمجھنے میں بھی غلطی لگ سکتی ہے اسلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ اور اگر کوئی بات حکومت کی پالیسی کے خلاف نظر آئے تو اول اخبار کو دوستانہ طور پر سمجھا دیا جائے۔ اور حکومت کی پالیسی اس پر واضح کی جائے۔ اگر اس پر بھی کوئی اخبار اپنی معاندانہ روش پر مصر رہے تو پھر حکومت کو چاہیئے کہ اس کو تنبیہہ کرے اور اس خطرے کو اس پر واضح کرے۔ جس میں وہ اخبار خود اپنے آپ کو دھکیل رہا ہے اگر اس کے باوجود بھی اخبار اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ تو پھر واقعی وہ سزا کا مستوجب ہوتا ہے۔

لیکن سزا کے معیار کا مقرر کرنا بھی بڑی عقلمندی اور سمجھ چاہتا ہے ارباب حکومت کو چاہیئے کہ پہلے جو سزا تجویز کریں۔ وہ اس انداز سے تجویز کریں۔ کہ اخبار پر کچھ بار تو پڑے لیکن وہ بالکل تباہ نہ ہو جائے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہماری رائے میں اخبار زمیندار کو جو چودہ دن اشاعت بند کرنے کی سزا دی گئی ہے یہ انتہائی قسم کی سزا ہے۔ جو کوئی آزاد حکومت کسی باغی سے باغی اخبار کو ہی دے سکتی ہے پاکستان ایک اسلامی حکومت ہے اور کون نہیں جانتا کہ اپنی طرز میں زمیندار نے مسلمانوں کی بہت خدمت کی ہے۔ اور آغاز ہی سے وہ مسلم لیگ کا ممد و مددگار رہا ہے انتخابات کے دوران میں مسلم لیگ کے پراپیگنڈہ کے لئے اس نے کسی دوسرے اخبار سے کم حصہ نہیں لیا۔ اور ان تمام انقلابات میں جن میں سے مسلم لیگ کو پچھلے کچھ سالوں سے گذرنا پڑا ہے اس نے اس کے لئے مصائب بھی برداشت کئے ہیں۔

اس لئے ایک ایسے پرانے اور وفادار اخبار کو کسی ایک خاص مضمون کے لئے خواہ وہ کتنا ہی حکومت کی پالیسی کے خلاف سمجھا جائے ایسی سزا دینا کہ جس سے اس کو سخت نقصان پہنچتا ہو۔ اور اس کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہو کسی پہلو سے بھی مبنی علی المصلحت نہیں کہا جا سکتا

کسی اخبار کی اشاعت چودہ دن کے لئے رک جانا اس کے لئے پیغام موت سے کم نہیں ذرا اندازہ تو فرمائیے۔ کہ صحیفہ کی تقریباً پچاس فی صدی آمدنی کے برابر تو خود اخبار کو جرمانہ ہے اور پھر جو مسلمان پریس یا اور طرح سے اس کے ذریعہ روٹی کما رہے تھے وہ بھی ایک مہینے میں سے پچاس فیصدی کمائی سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایسا نقصان ہے جو صاف نظر آ رہا ہے۔ قیاس کیجئے کہ چودہ دن کے بعد از سر نو تردد کرنا کس قدر زیر باری کا باعث ہوگا۔ اس سے تو کہیں بہتر تھا۔ کہ ایک دو ہزار روپیہ کی ضمانت لے لی جاتی۔ اگر اشاعت ہی بند کرنا منظور تھی۔ تو ایک یا دو دن کی سزا کافی سمجھی جانی چاہیئے تھی ان وجوہات کی بنا پر ہماری درخواست ہے کہ جس قدر سزا اب تک مل چکی ہے اسی پر اکتفا کی جائے۔ اور آج ہی سے حکم منسوخ کر کے اشاعت کی اجازت دے دی جائے کیونکہ اس طرح نہ صرف اخبار کے مالکوں ہی کو نقصان ہو رہا ہے بلکہ ان کے ساتھ کئی دیگر مسلمان بھی ناحق نقصان اٹھا رہے ہیں بلکہ تمام مسلمان قوم کا اس میں نقصان ہے۔ اور خود حکومت پاکستان کو بھی اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو تازہ رویاء

فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء ظہر و عصر کی نمازیں رتن باغ میں ادا فرمانے کے بعد اپنے دو تازہ رویا بیان فرمائے جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا

"آج صبح میں نے خواب میں دیکھا کہ میاں بشیر احمد صاحب آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بٹالہ کے پاس ان ٹرکوں پر جو آئے تھے حملہ ہوا ہے وہاں سے آدمی آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ کپڑے مانگتے ہیں اور شاید چار سو کے قریب کپڑے تھے تھوڑی ہی دیر میں اس رویا کی تصدیق ہو گئی اور خبر آئی کہ بٹالہ میں ٹرکوں پر حملہ ہو گیا ہے اور غالباً سو آدمی سے زیادہ مارا گیا ہے کچھ ٹرکوں میں اور کچھ ٹرکوں پر چڑھنے کی کوشش میں۔ اسی طرح میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب آئے ہیں۔ اور میرے پاس آ کر بیٹھ گئے ہیں انہوں نے صرف قمیص پہنی ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر تک انہوں نے مجھ سے باتیں کیں اور پھر یہ نظارہ غائب ہو گیا جو شخص قید میں ہو اس کے ننگا ہونے کی دو ہی تعبیریں ہوتی ہیں، یا وفات اور یا پھر واقعہ میں رہا ہو جانا گویا اس رویا کی ایک تعبیر تو اچھی ہے اور ایک منذر۔ دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس رویا کی اچھی تعبیر ظاہر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے"

یورپ اسلام ... تبلیغ اسلام
سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار کی رائے

یہ تحریر ایک ٹریکٹ کی ہے جو تین ہندوستانی مسلمان مبلغین کی طرف سے زیورک کے لوگوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ حیرت ہے کہ زمانہ نے اپنا رخ کس طرف بدل لیا ہے پہلے یوروپین مبلغین ایشیا کی طرف وہاں کے لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے جاتے تھے۔ آج اسلام کے مبلغین یورپ میں آ پہنچے ہیں، تا ہمیں تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہنچائیں۔ یہ ایک حقیقت ہے تاکہ ہم بے دین سوس لوگوں کو ایک سچے دین میں داخل کیا جائے۔ تاہم دیانتداری سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سفید اقوام نے روپیہ کمانے اور اپنے آپ کو بڑا بنانے کے لئے اسلحہ سازی کی صنعت کو ترقی دے کر جن جرائم کا ارتکاب کیا ہے اس کی پاداش میں سخت تکالیف اٹھائی ہیں۔

عالمگیر جنگوں نے ہمیں صرف نادار ہی نہیں کر دیا۔ بلکہ دوسرے براعظموں میں ہماری وقعت کو بھی بہت گرا دیا ہے۔ وہ عظمت جس پر ہم بھی فخر کیا کرتے تھے ذرا غور تو کرو کیا یہ ممکن نہ تھا کہ ۱۹۱۴ء سے پہلے یورپ میں اسلام پیش کیا جاتا۔ اس کا خیال تک نہ آ سکتا تھا۔

اب صرف یہی امید ہے کہ ہم اپنے آپ پر غور کریں کی گئی غلطیوں کا اعادہ نہ کریں۔ اور ان لوگوں سے قطع تعلق کریں۔ کہ جنکو عزت کے حصول کا لالچ لڑائیوں پر آمادہ کرتا ہے۔ اسلام کے پیرو بے شک ہمارے پاس اطمینان کے ساتھ کام کرتے ہیں ہم انہیں کوئی تکلیف نہیں دیتے اگرچہ ہمیں ان کے مشن کی کامیابی میں کلام ہے کیونکہ کوئی خوش فہم شخص بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ زیورک کا کوئی فرد روزانہ کبھی بھی مکہ کی طرف منہ کر کے جھکے گا۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے وقار کو دوبارہ سب براعظموں کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے باہم تعاون کریں۔ اس طور پر کہ ہم جنگ کی سکیمیں تیار کرنے والوں کا مقابلہ دنیا کے امن کی تعمیر کے ذریعہ کریں۔

مسٹر بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بخیریت لندن پہنچ گئے

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ لندن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مسٹر بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بدھ کے روز خیریت سے لندن پہنچ گئے ہیں۔

مصائب سے بچنے کی ایک راہ

(از جناب مفتی محمد صادق صاحب)

(۱)

ہندوستان کے مسلمان اس وقت سکھوں اور ہندوؤں کے جور و جفا سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہیں۔ سکھ اور ہندو نہیں چاہتے کہ ہندوستان بھر میں کوئی مسلمان زندہ رہے یا تو وہ مسلمانوں کو قتل کر دینا چاہتے ہیں یا وہ چاہتے ہیں کہ سب مال اسباب جائیداد چھوڑ کر خالی ہاتھ ہندوستان سے باہر نکل جائیں۔

ایسی مصیبت کسی انقلاب کے زمانہ میں پہلے رعیت پر وارد نہیں ہوئی۔ حکام کی حکام سے جنگ ہوا کرتی تھی۔ سپاہی اور نوجوان لڑتے اور مرتے۔ مگر یہ نہیں ہوتا تھا کہ گھر بیٹھے بوڑھے۔ عورتیں اور بچے تہ تیغ کئے جائیں۔ یہ نظارہ ہندو راج میں ہی نمودار ہوا ہے۔ مسلمانوں کے واسطے یہ ایک بڑے دکھ کا زمانہ ہے مگر انسان پر جو مصیبت آتی ہے۔ وہ دراصل اس کے اپنے ہی شامتِ اعمال کے سبب سے آتی ہے۔ اور اس وقت مسلمانوں کو سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔ کہ ان کے کون سے گناہ ہیں جن کے سبب وہ اس عذاب میں گرفتار ہو رہے ہیں۔

جہاں تک میں نے اس امر پر غور کیا ہے میرے خیال میں یہ مصیبت مسلمانوں پر اس واسطے آئی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک اہم مذہبی فرض کے ادا کرنے سے غفلت کی ہے اور وہ اہم فرض تھا تبلیغ اسلام۔ کئی سو سال سے مسلمان ہندوستان میں مقیم ہیں۔ مگر انہوں نے اس امر کی طرف کبھی توجہ نہیں کی کہ اپنی ہمسایہ قوم کو دینِ اسلام کی برکات سے مالا مال کریں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیاری بات اشاعت اسلام تھی۔ اگر ایک کافر جس نے کئی معزز اور مخلص مسلمانوں کو قتل کیا ہو۔ توبہ کر کے داخل اسلام ہوتا تو اس کے تمام گناہ معاف سمجھے جاتے اور بھائیوں کی طرح مسلمانوں میں شامل کر لیا جاتا ہندوستان کے مسلمانوں نے ایک بڑی غفلت کی جو اہل ہند کو مسلمان بنانے کے واسطے کوئی سعی نہ کی انہیں چاہئے تھا۔ کہ ہر شہر میں تبلیغی ادارے قائم کرنے اور دین اسلام کی خوبیاں اور برکتیں ہندوؤں کے آگے رکھتے سکھ تو عقائد کی رو سے مسلمانوں کے بہت قریب ہیں باوا نانک علیہ الرحمۃ نماز پڑھتے تھے اور تمام اسلامی شعار پر عمل کرتے

بعض سیاسی اختلافات نے انہیں مسلمانوں سے الگ کر دیا۔ ورنہ دراصل نانکی سکھ مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ تھا اور ہندو مذہب سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔

پس مسلمانوں کو اب چاہیئے کہ وہ اپنے اس گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کریں۔ اور آئندہ کے واسطے مصمم ارادہ کریں۔ کہ وہ ہندوؤں کو مشرف باسلام کرنے کے واسطے ہر طرح کی جائز کوششوں میں مصروف رہیں گے۔ تاکہ ان کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اس طرح ان کے گناہوں کا کفارہ ہو کر اللہ تعالیٰ ان کے لئے راحت و آرام کے ذرائع پیدا کر دے گا۔

ارجنٹائن کے اخبار اسلام کا احتجاج

قادیان پر سکھوں، فوج اور پولیس کے مظالم

ارجنٹائن (جنوبی امریکہ) کے مشہور اخبار "اسلام" نے اپنی ۲۳ ستمبر کی اشاعت میں "قادیان" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ لنڈن کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان جو ہندوستان کے ایک مشہور دار العلوم اور جماعت احمدیہ کا مرکز ہے اسے سکھوں کی ایک زبردست جمعیت نے پولیس اور ملٹری کے بل بوتے پر چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور اسے تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

یہ بھی کوشش ہو رہی ہے کہ ارجنٹائن کی حکومت اس امر میں مداخلت کر کے ہندوستان کی حکومت سے قادیان کی حفاظت کا مطالبہ کرے اور اسے اہل قادیان کے ساتھ شریف شہریوں کا سا سلوک کرنے کی تحریک کرے اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ قادیان کے متعلق جیسا کہ ہمیں علم ہے کئی ایک کالج ہائی سکول اور ابتدائی مدارس ہیں اور جماعت احمدیہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے قادیان تمام دنیا میں مشہور ہے

اعلان

۲۰ ستمبر کو ملٹری کنوائے کے ساتھ قادیان سے لاہور آیا جس لاری میں میں سوار تھا اس کی چھت پر میری ایک اٹیرا تھی رکھی تھی۔ لاہور پہنچ کر تلاش کی مگر دستیاب نہیں ہوئی یہ اٹیرا کسی کا ہو گیا ہے اگر کسی دوست کو اسکے متعلق کوئی علم ہو تو مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع بخشیں مشکور ہوں گا۔ (ماسٹر خیر اللہ معرفت دفتر خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

ضروری اعلان

صوبہ سرحد کی پراونشل انجمن کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ختم ہو چکی ہے اس لئے ضروری ہے کہ جدید انتخاب کر کے منظوری نظارت علیا سے جلد تر حاصل کی جائے اس غرض کے پیش نظر صوبہ کی تمام مقامی جماعتوں کو ۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو لکھا گیا تھا کہ مجلس انتخاب کی رکنیت کے لئے ایک ایک نمائندہ منتخب کر کے ان کے نام اور مکمل پتہ سے اطلاع بخشیں مگر باوجود دو دفعہ یاد دہانی کے ابھی تک مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے کسی قسم کی اطلاع نہیں پہنچی

(۱) مانسہرہ (۲) ٹوپی (۳) دانہ (۴) چارسدہ (۵) ڈیرہ اسمٰعیل خان (۶) ترنگ زائی (۷) ایبٹ آباد

تاکیداً گزارش ہے کہ مطلوبہ فہرستیں بغیر مزید تاخیر کے ارسال کی جاویں۔ ان منتخب شدہ نمائندوں کے علاوہ ایسے دوستوں کے ناموں سے بھی اطلاع دی جاوے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں یا جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہے بشرطیکہ ان کے ذمہ چھ ماہ سے زائد چندہ بقایا نہ ہو۔ منتخب شدہ نمائندے بھی وہی ہو سکتے ہیں جن کے ذمہ چھ ماہ سے زائد چندہ بقایا نہ ہو۔ اور صدر انجمن کی مقررہ شرح کے مطابق باقاعدہ چندہ دینے والے ہوں ایسی فہرستیں مقامی انجمن کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے دستخط سے بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جاویں۔ تاکہ صاحب اعلےٰ کی منظوری کے بعد مجلس انتخاب کا اجلاس بلایا جا سکے

خاکسار۔ محمد الطاف جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

پتہ :- چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی

مرکزی چندے فوراً بھجوائے جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق انسپکٹران بیت المال اور عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ جو چندہ ان کے پاس جمع ہے۔ اگر فوراً بذریعہ منی آرڈر نہیں بھیجا جا سکتا تو فوراً آ کر مرکز صدر انجمن دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں جمع کرا جائیں۔

ناظر بیت المال

چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال

آج کل کہاں ہیں

چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال کا کئی ماہ سے پتہ نہیں ہے۔ کہ وہ کہاں ہیں نہ ان کی طرف سے کوئی اطلاع آئی ہے۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے جس وقت بھی یہ اعلان پڑھیں اپنی نقل و حرکت اور مکمل پتہ سے فوراً دفتر بیت المال جودھامل بلڈنگ مرکز صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور کو مطلع فرمائیں۔

ان کے وطن پوہلہ مہاراں کے پتہ پر بھی ایک چٹھی لکھی گئی ہے۔ اگر کسی دوسرے دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں

ناظر بیت المال

لاہور کے حلقہ جات کے صدر و سیکرٹری صاحبان

متوجہ ہوں

بعض حلقہ جات لاہور کا حساب پڑتال کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ماہ مئی ۱۹۴۷ء سے لے کر اگست تک سارا لازمی چندہ بہت کم وصول ہوا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے خاص کر چندہ عام و حصہ آمد

معلوم ہوتا ہے کہ لازمی چندوں کی وصولی کی طرف توجہ بہت کم ہو رہی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا صدر و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ لازمی چندوں کی وصولی پر خاص توجہ فرمائیں آج کل اخراجات غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے ہیں۔

سلسلہ کو ہر طرح مشکلات در پیش ہیں اب بھی اگر کسی احمدی کا دل مال اور جان کی قربانی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو وہ یقیناً دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنیوالا نہیں کہلا سکتا۔ اسکو اپنی ایمانی حالت پر سچے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ بہرحال جس طرح ہو سکے آپ زیادہ سے زیادہ وصولی چندہ کے موثر ذرائع اختیار کریں یہ کام انتھک کوششوں کے بغیر نہ ہوگا۔

جو حلقہ جات اپنی حالت درست نہ کریں گے ان کی بعد پڑتال حضرت صاحب کے حضور رپورٹ پیش کرنی پڑے گی نیز جو چندہ وصول ہو اسکو ہر دوسرے تیسرے روز داخل خزانہ کرا دیا کریں اپنے پاس دیر تک نہ رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو شوق سے والہانہ کام کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال

گرم کپڑوں کیلئے مسلمانانِ غیر ممالک سے اپیل

کراچی ۵۔اکتوبر۔مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے غیر ممالک کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ آئیندہ سردیوں میں پچیس لاکھ بے گھر اور بے در مسلمانوں کو گرم کپڑوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے چاہئے کہ جس قدر کمبل اور گرم کپڑے مہیا ہو سکیں کئے جائیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو مسٹر لاہری کا مشورہ

لکھنؤ ۴۔اکتوبر۔یوپی اسمبلی کی لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر لاہری نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستان میں مسلم لیگ کی تنظیم اور اس کی پالیسی کے متعلق اہم فیصلے کرنے کے لئے مسلم لیگ کونسل کے ہندوستانی ارکان اور ہندوستانی دستور ساز اسمبلی کے لیگی نمائندوں کا اجلاس بلایا جائے۔ مسٹر لاہری نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہیں وہیں جمے رہیں۔

سابق اطالوی نوآبادیات کو اٹلی کے حوالے نہ کیا جائے

قاہرہ ۵۔اکتوبر۔عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر عزام پاشا نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ عرب ممالک سابق اطالوی نوآبادیات کو دوبارہ اٹلی کی تحویل میں دینے کے سخت خلاف ہیں کیونکہ ان نوآبادیات کے عرب باشندے گذشتہ بیس سالوں سے جدوجہد آزادی کئے ہوئے ہیں۔

عزام پاشا نے کہا کہ انہیں اس امر کی کوئی توقع نہیں کہ اتحادی وزرائے خارجہ ان نوآبادیات کے بارے میں متفق الرائے ہو سکیں گے۔

غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت

ڈیرہ اسماعیل خاں ۴۔اکتوبر۔کل بعد دوپہر خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم شمال مغربی سرحدی صوبہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں وارد ہوئے۔مقامی غیر مسلموں کے ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی اور موجودہ حالات کے متعلق بات چیت کی۔ وزیر اعظم صاحب نے ان کو غیر مسلموں کی جان و مال کی کامل حفاظت کا اطمینان دلایا۔

محکمہ صحت کی امداد کیلئے ڈاکٹر ملک کی اپیل

لاہور ۱۔اکتوبر۔مغربی پنجاب کے انسپکٹر جنرل آف سول ہسپتال ڈاکٹر ایس۔ایم کے ملک نے ایک بیان میں مغربی پنجاب کے تمام مخیر اور درد مند اداروں اور افراد سے پرزور اپیل کی کہ وہ مغربی پنجاب کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی ہر ممکن طریقہ سے امداد کریں تاکہ بے شمار بیمار اور زخمی پناہ گزینوں کا علاج کیا جا سکے۔ملک صاحب نے کہا ہے کہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کو ڈاکٹروں، نرسوں اور عام رضاکاروں کی اشد ضرورت ہے۔علاوہ ازیں ہسپتالوں کے لئے سرجیکل ڈریسنگز، چارپائیاں اور گرم کپڑے بھی درکار ہیں۔

قادیان میں فوج اور پولیس کا فائرنگ۔ ۱۰۲ مسلمان شہید

امیر جماعت احمدیہ اور سر ظفر اللہ کی کوٹھیاں لوٹ لی گئیں

لاہور ۵۔اکتوبر۔سیکرٹری انجمن انصار المسلمین لاہور ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ دو روز میں قادیان میں پولیس اور فوج کی سرگرمیوں سے ایک سو دو مسلمان شہید ہو گئے۔ان میں دو مسلمان قادیان کی جامع مسجد میں شہید ہوئے۔سیکرٹری انجمن ہذا نے مزید بیان کیا کہ قادیان میں سر محمد ظفر اللہ خاں کی کوٹھی اور امیر جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی کوٹھی بیت الحمد کو بھی لوٹ لیا گیا۔محلہ دار الرحمت اور محلہ دار الانوار بھی ان علاقوں میں شامل ہیں۔جہاں لوٹ مار کی گئی۔واقعات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ مسلمانان قادیان کے خدشات درست تھے اور یہ قابل افسوس بات ہے کہ بروقت ان خطرات کی پیش بندی نہیں کی گئی۔جو روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔

ڈچوں کے خلاف روسی مسلمانوں کا احتجاج

ماسکو ۴۔اکتوبر۔وسطی ایشیا اور قازقستان کے مسلمانوں کے رہنما مفتی ایشان بابا خان نے تاشقند سے ایک نشری تقریر میں جاوا کے مسلمانوں پر ڈچ تشدد کی پرزور مذمت کی انہوں نے کہا انڈونیشیا میں ہمارے مسلمان بھائی چار سال سے جنگ آزادی لڑ رہے ہیں۔انہیں کوئی طاقت اپنا غلام نہیں بنا سکتی۔ازبک، تاجک، ترکمان قرغیز اور قازق کے مسلمان ڈچ تشدد کے خلاف شدید صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں

سندھ میں غیر مسلموں کے عبادتخانوں کی حفاظت

کراچی ۵۔اکتوبر۔آنریبل پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم حکومت سندھ نے اخبارات کے نام حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

حکومت سندھ کی توجہ اچاریہ کرپلانی کی اس شکایت کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو انہوں نے حال میں قائد اعظم سے ملاقات کے دوران میں کی تھی کہ حیدر آباد (سندھ) کی بعض عبادت گاہوں مثلاً برہما مندر، بھندر آشرم اور سنسکرت پاٹھ شالہ میں پناہ گزین مقیم ہو گئے ہیں۔حکومت نے اس معاملہ کی چھان بین کی۔چنانچہ اوّل الذکر دونوں عبادتگاہوں کو خالی کرایا جا چکا ہے۔جہاں تک تیسرے مقام کا تعلق ہے۔اگرچہ اصل میں پبلک تعلیمی ادارہ ہے اور اس کا صرف ایک کمرہ عبادت کی غرض سے استعمال ہوتا تھا۔تاہم ساری عمارت کو خالی کرا دینے کا انتظام کر دیا گیا ہے

میں اس موقع پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ عبادت گاہیں خواہ کسی جماعت کی ہوں ان کا احترام کرنا ضروری ہے اور یہ کہ انہیں کسی اور کام کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

مسٹر جوشی کی ہندوستانیوں سے اپیل

کلکتہ ۵۔اکتوبر۔مسٹر پی سی جوشی ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے کل تمام ملک کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پنڈت نہرو کے پیچھے چلیں۔آپ نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو قومی حکومت کے حاکم اعلیٰ ہیں لوگوں کو چاہئے کہ جو جنگ ملک و قوم کے دشمنوں نے حکومت کے خلاف جاری کر رکھی ہے اس میں آپ کا پورا پورا ساتھ دیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ہماری قوم پر ایک بہت بڑی مصیبت نازل ہوئی ہے۔جب تک تمام لیڈر مل کر اس کا مقابلہ نہ کریں گے۔کامیابی نہیں ہو سکتی اور نہ فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پایا جا سکتا ہے

مسٹر جوشی نے فرمایا کہ فسادات ملک کے تعمیری کاموں میں حائل ہو رہے ہیں اور رجعت پسند لوگ اس آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔

میڈیکل گریجوایٹوں کیلئے پاکستانی کمشن

راولپنڈی ۵۔اکتوبر۔چونکہ پاکستان آرمی میڈیکل کور کے لئے طویل اور قلیل عرصہ کی ملازمت والے ڈاکٹروں کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔اس لئے پاکستان حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے شہریوں اور ہندوستان کے مسلمان شہریوں کے مرد میڈیکل گریجوایٹوں کو کمشن عطا کرے۔باقاعدہ کمشن کے لئے عمر ۳۰ سال اور قلیل ملازمت کے لئے ۴۵ سال ہونی چاہئے۔

دہلی میں امن ہے

نئی دہلی ۴۔اکتوبر۔آج دہلی میں رات آرام سے گذری۔ہفتہ کے روز کسی محلہ سے کسی حادثہ کی خبر موصول نہیں ہوئی۔

مسلم اور غیر مسلم پناہ گزینوں کی نقل و حرکت

۴۔اکتوبر کو دو ہزار پناہ گزین بذریعہ ریل جالندھر سے اور دو ہزار پناہ گزین بیاس سے بذریعہ فوجی ٹرانسپورٹ پاکستان میں داخل ہوئے۔پندرہ ہزار پناہ گزینوں کا ایک پیدل قافلہ جو بیاس سے ۴۔اکتوبر کی صبح کو روانہ ہوا تھا ابھی تک راستہ میں ہے۔بیاس اور ضلع جالندھر کے درمیان کیمپ میں پندرہ ہزار اور واہگہ کیمپ میں ایک لاکھ نوّے ہزار پناہ گزین موجود ہیں۔

۴۔اکتوبر بیاس میں ۳۶۰ من اور فتح گڑھ چوڑیاں میں ۱۲۰ من خوراک مسلم پناہ گزینوں کے لئے ارسال کی گئی۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کے قافلے چلے جا رہے ہیں ۴۔اکتوبر کو سکھ پناہ گزین رکھانوالہ کیمپ سے کھیم کرن قصور کے راستہ پہنچ گئے ہیں۔اور مانگا کیمپ کے پناہ گزین رکھانوالہ پہنچ گئے ہیں۔لاہور سے ۵۔اکتوبر کی صبح کو بیس ٹرکوں پر مشتمل ایک غیر مسلم کنوائے بیاس کو روانہ ہوا۔

سیکرٹری مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی اپیل

دہلی ۴۔اکتوبر۔جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے تمام ہندوستانی طلبار سے بالعموم اور مغربی پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے مسلم طلبہ سے بالخصوص یہ اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی پنجاب کے مصیبت زدگان کی ہر ممکن امداد کریں اور انہیں سرما کے لئے گرم کپڑے مہیا کریں۔

مہتر چترال کی مہاراجہ کشمیر کو تنبیہ

پشاور ۵۔اکتوبر۔یہاں جو رپورٹیں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائی نس مہتر چترال نے مندرجہ ذیل تار مہاراجہ کشمیر کو ارسال کیا ہے۔

"چترال اور دوسری ریاستیں جو آپ کی ریاست سے ملحق ہیں۔آپ کو پاکستان میں شامل ہونے کے لئے زور دے رہی ہیں۔اگر آپ انڈین یونین میں شامل ہوئے تو ہم پر سخت گراں ہوگا اور مجبوراً ہمیں اس کے انسداد کے لئے قدم اٹھانا پڑیگا"

مسلمانانِ کشمیر کو متحد رہنا چاہئے

راولپنڈی ۴۔اکتوبر۔کشمیر کے میر واعظ صاحب نے مسلمانان کشمیر کو متحد رہنے کا مشورہ دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ شیخ عبداللہ نے اس مرحلہ پر مسلمانوں سے غداری کی ہے۔لیکن مسلمان متحد ہے تو وہ غداروں کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔اور اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

حکومت ہندوستان کی ریاست جوناگڑھ کے خلاف کارروائی

بابریاواد اور منگرول سے اپنی افواج نکال لینے کا مطالبہ

ہندوستان کی حکومت نے آج ایک کمیونک میں کہا ہے کہ ریاست جوناگڑھ کا اپنی افواج کو ریاستہائے بابریاواد اور منگرول میں تعین کرنا نہایت غیر منصفانہ اور جارحانہ اقدام ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ریاستیں ہندوستانی ڈومنین میں شامل ہو چکی ہیں۔

کمیونک میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان ریاستوں کی حفاظت کا انتظام کرے۔ جو ڈومنین میں شامل ہو چکی ہیں۔ کاٹھیاوار کی متعدد ریاستوں کی استمداد پر حکومت ہندوستان نے فوج کا ایک دستہ کاٹھیاوار ارسال کر دیا ہے۔ جو پوربندر جائیگا۔ اور جن ریاستوں نے ہندوستانی ڈومنین میں شامل ہونا قبول کر لیا۔ ان کی مسلح افواج کو بھی ان ریاستوں کو جوناگڑھ کی چیرہ دستی سے بچانے کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ حکومت ہندوستان ان افواج اور جوناگڑھ کی افواج میں مٹھ بھیڑ سے ہر طرح بچنے کے لئے فکرمند ہے لیکن وہ ساتھ ہی چاہتی ہے کہ نہ صرف بابریاواد اور منگرول ہی سے ریاست جوناگڑھ اپنی افواج واپس منگوا لے۔ بلکہ وہ یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ جوناگڑھ کی افواج جوناگڑھ کی جزیرائی ملکیت پر پہنچنے کے لئے ان ریاستوں کے حدود میں سے نہ گزرے۔ جنہوں نے ہندوستانی ڈومنین میں شامل ہونا قبول کر لیا ہے اور ان ریاستوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھی ریاست جوناگڑھ کے حدود میں داخل شدہ ریاستوں میں جانے کیلئے داخل نہ ہوں۔ حکومت ہندوستان نے پاکستان حکومت سے بھی درخواست کی ہے کہ اس معاملے کو سلجھانے کے لئے اس کے ساتھ تعاون کرے۔

سردار سردول سنگھ کویشر کی تجویز

نئی دہلی ۵۔ اکتوبر۔ آج سردار سردول سنگھ کویشر نے جو فارورڈ بلاک کے صدر ہیں اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ایک جماعت کی حکومت کی وجہ سے ملک کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آپ نے تجویز پیش کی ہے کہ امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی کابینہ میں مسلم لیگ اور کانگرس کے نمائندوں کو لیا جائے جو اپنی اپنی قوم کی ترجمانی کریں۔ اس کے بغیر اقلیتوں کو اطمینان اور ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ نے کہا کہ تمام سرکاری محکموں میں دونوں حکومتیں اقلیتوں کو معقول نمائندگی دیں۔

لاہور میں دونوں ڈومینیوں کے نمائندوں کی کانفرنس

لاہور ۵۔ اکتوبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اور نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس لاہور میں ہوئی۔ اور دو گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی۔ کانفرنس نے ایک ڈومینین کے پناہ گزینوں کو دوسرے علاقے میں پہنچانے کے مسئلہ پر غور و خوض کیا۔ نیز یہ کہ پناہ گزینوں کو خوراک پہنچانے کا کیا انتظام کیا جائے۔ کانفرنس کے صدر مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان تھے۔ آپ کے علاوہ پاکستان کی طرف سے سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب، خان افتخار حسین وزیر اعظم مغربی پنجاب میاں افتخار الدین وزیر پناہ گزینان لاہور۔ لاہور کے ایریا کمانڈر مسٹر گیبن اور مسٹر فورس مسٹر گورڈسن اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر ایف ایم خاں شریک ہوئے۔ انڈین یونین کی طرف سے مسٹر نیوگی وزیر پناہ گزینان مسٹر آئنگر چیف آف جنرل سٹاف مسٹر پی این اور سردار سپورن سنگھ انڈین یونین کے ہائی کمشنر نے شمولیت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر کہا گیا کہ آئندہ ہفتہ پھر کانفرنس ہوگی۔

ضلع سرگودھا کے متعلق بعض دلچسپ خبریں

ہندوستان کا پرائیویٹ جہاز باقاعدہ روزانہ سرگودھا جاتا ہے اور زمین پر اترتا ہے۔ چند ایک پناہ گزین ہندو ساتھ آتا ہے۔ دن میں دو تین چکر لگاتا ہے۔ اب چند دنوں سے صرف ایک دفعہ ہی چکر لگاتا ہے۔

سرگودھا میں اسّی کے قریب چک خالص سکھوں کے آباد تھے اور شہروں میں ہندو تھے۔ وہ اپنا ضروری اثاثہ گڈوں کے ذریعے قافلہ کی صورت میں امرتسر جائیں گے۔ گھر بار کا تمام مال خود انہوں نے مسلمانوں کے ہاں فروخت کر دیا ہے اور مسلمانوں نے بڑی دوڑ دھوپ سے خریدا ہے۔ سکھ اور ہندو کھلے دل سے چکوں اور بازاروں میں مسلمانوں سے بھائی بندوں کی طرح مل جل کر پھر رہے ہیں۔ لاکھوں روپیہ سکھ قوم نے مسلمانوں کی جیبوں سے نکالا ہے۔ وہ روپیہ اور سونا چاندی بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان پہنچا دیا جاتا ہے۔ سرگودھا کے حکام کی طرف سے یہ انتظام ہے کہ ہوائی جہاز کی تلاشی لے لی جاتی ہے۔ مگر بعض لالچی لوگوں کی وجہ سے اس تلاشی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ فوج ڈوگرہ تعینات ہے۔ مسلمان پناہ گزین جو اس ضلع میں پہنچیں گے۔ انہیں ضروریات کی چیزیں بہت مشکل سے ملیں گی۔ کیونکہ سکھوں نے اپنے اثاثہ کے دام کھرے کر لئے ہیں اور یہ چیزیں پناہ گزینوں کے ہاتھ اب مہنگے نرخوں پر ہی فروخت ہونگی۔ ہندوؤں نے اپنا روپیہ قریباً سارا بنکوں کے ذریعہ ہندوستان تبدیل کرا لیا ہے۔

سرگودھا میں راجہ غضنفر علیخاں کی تقریر

سرگودھا ۵۔ اکتوبر۔ راجہ غضنفر علی خاں وزیر خوراک حکومت پاکستان نے آج سرگودھا میں ایک جلسہ عام میں تقریر کی۔ جلسہ کے صدر حضرت پیر صاحب سیال شریف تھے۔ راجہ صاحب نے اپنی تقریر میں مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ ملک کے سیاسی حالات بدل چکے ہیں۔ لہذا آپ کو بھی چاہئے کہ ان حالات کے ساتھ آپ بھی غیر مسلموں کے بارے میں اپنی روش تبدیل کریں۔ جب تک ایک دوسرے کو تکا کر دور کرنے کی کوششیں جاری رہیں گی کوئی حکومت بھی مضبوط نہ بن سکے گی۔ موجودہ باہمی جھگڑوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ان کے باعث حکومت کی مشینری اور عوام کے تمام کاروبار ناکارہ ہو جائیں گے۔

مشرقی پنجاب کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے راجہ صاحب نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو بے انتہا نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن ہمیں اسلامی اصول بھلانے نہیں چاہئیں۔ کیونکہ اسلام نے ہمارے سامنے اخلاق اور رواداری کے ایسے اصول پیش کئے ہیں جو کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ ہم ان پر کاربند رہنے کی کوشش کریں۔

حاجیوں کی مصیبت

کراچی ۵۔ اکتوبر۔ مقامی حج کمیٹی کے نمائندوں نے حکومت ہندوستان کو ایک بیان میں بتایا کہ ہندوستان اور افغانستان کے مختلف حصوں سے آنے والے کم و بیش ایک ہزار عازمان حج کراچی میں سٹیمر نہ ملنے کی وجہ سے سخت مصیبت اور پریشانی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ایس ایس رضوانی جو ابتداءً عازمان حج کے لئے مخصوص کیا گیا تھا کراچی میں واپس لایا جائے۔

کمیٹی نے حکومت ہند پر یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ عازمان حج مختصر سی اطلاع پر کوئی اور انتظام کرنے پر مجبوری کا اظہار کرتے ہیں۔

سردار پٹیل کی ہدایت پر گورنر مشرقی پنجاب کا اقدام

امرتسر ۵۔ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے گورنر سر چندو لال ترویدی نے جمعہ کے روز میجر جنرل تھمیّہ، میجر جنرل چمنی، نائب کمشنر اور انسپکٹر جنرل پولیس کرنل سنگھ ایریا افسر ای بی ریلوے امرتسر کو ایک غیر معمولی بحث و تمحیص کے لئے مدعو کیا کہ مسلم پناہ گزینوں کو جلد از جلد کس طرح پاکستان میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

سردار پٹیل کی ہدایت کے مطابق کہ لوگ اور مشرقی پنجاب کی حکومت مسلمان پناہ گزینوں کے انتقال مقامی میں پوری پوری کوشش سے کام لیں۔ حکومت مشرقی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ضلع میں دو پراپیگنڈا گاڑیاں بھیجی جائیں جو لوگوں کو سردار پٹیل کا پیغام سنائیں کہ آئندہ مسلمان پناہ گزینوں پر حملہ نہ کیا جائے اور نہ انہیں لوٹا جائے۔

پولیس کا سپیشل سٹاف اس کام کے لئے متعین کیا گیا کہ وہ دیکھیں کہ ریل گاڑیاں کہیں روکی نہ جائیں۔ حکومت نے جوگندر سنگھ سب انسپکٹر کو گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس کے قبضہ میں پچاس ہزار روپیہ کا لوٹ کا مال تھا۔

سرکاری رپورٹ کے مطابق ۲۹ ستمبر کو ضلع امرتسر گورداسپور، جالندھر، ہوشیارپور میں مسلم پناہ گزینوں کی تعداد ۸۰۰، ۸۳۰ تھی۔

ڈیرہ دون میں مسلمانوں کی نازک حالت

ایک معتبر ذریعہ سے ڈیرہ دون کے مسلمانوں کی حالت کے متعلق ایک خبر موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ دون کے حالات نازک ترین دور سے گزر رہے ہیں ۹ ستمبر کی شام سے خطرناک قتل و غارت شروع ہے۔ سب شہر کے مسلمان تین محلوں میں جمع ہیں۔ دیہات کے ہزار ہا لوگ بھاگ کر ڈیرہ دون آ رہے ہیں۔ ہزار ہا بچے۔ مرد۔ عورتیں گاؤں میں ختم ہو چکے ہیں۔ تین چار ہزار اشخاص قتل ہوئے ہیں کرفیو لگا ہوا ہے۔ دن دہاڑے دکانیں لوٹی جا رہی ہیں۔

"الفضل" کی اشاعت بڑھانے میں تعاون کرنا آپ کا اولین فرض ہونا چاہئے۔

امن کا فارمولا مسٹر جناح کے سامنے

کراچی ۶۔ اکتوبر۔ مسٹر سہروردی سابق وزیر اعظم بنگال اور چوہدری خلیق الزمان یوپی کے مسلم لیگ لیڈر نے جو کراچی میں امن کی مہم کے لئے آئے ہوئے ہیں ہفتہ کے روز دو گھنٹے تک قائد اعظم مسٹر جناح سے ملاقات کی جس کے دوران میں خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے قائد اعظم مسٹر جناح کے سامنے امن کے فارمولے کا ایک ایسا مسودہ پیش کیا جس سے دونوں ڈومینیوں میں اقلیتوں کی حفاظت کا سوال حل ہوتا ہے۔